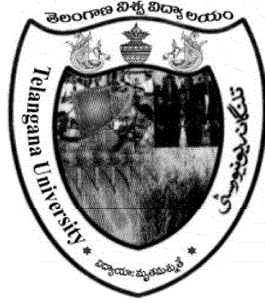


# ”حیدرآباد میں اُردو تحقیق 1980ء سے تاحال“



## MINOR RESEARCH PROJECT

Submitted to

UNIVERSITY GRANTS COMMISSION

PRINCIPAL INVESTIGATOR

ڈاکٹر اطہر سلطانیہ

اسوسی ایٹ پروفیسر صدر شعبہ اُردو و ڈائریکٹر سنٹر فار ڈسٹنس ایجوکیشن

فون نمبر: 9849098054

تلنگانہ یونیورسٹی، نظام آباد۔ 503322 (اے پی)

CO-INVESTIGATOR

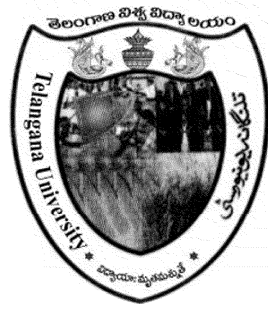
ڈاکٹر محمد موسیٰ قریشی

اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو و چیئرمین بورڈ آف اسٹڈیز

تلنگانہ یونیورسٹی، نظام آباد۔ 503322 (اے پی)

☆☆☆

# Urdu Research in Hyderabad 1980 to till date



## MINOR RESEARCH PROJECT

**Submitted to**

**UNIVERSITY GRANTS COMMISSION**

**PRINCIPAL INVESTIGATOR**

**Dr. Athar Sultana**

Associate Professor

&

Head, Dept. of Urdu

Director, centre for Distance Education

Mobile No: 9849098054

**Telangana University**

Nizamabad-503322-(A.P)

**CO-INVESTIGATOR**

**Dr. Mohd. Moosa Qureshi**

Assistant Professor

&

Chairman Board of studies

Dept.of Urdu

**Telangana University**

Nizambad-503322(A.P)

## فہرست

صفحہ نمبر	ابواب کے نام	سلسلہ نشان
3-8	ابتدائیہ	
9-17	حیدرآباد کا سیاسی، سماجی، ثقافتی اور ادبی پس منظر	1
18-24	اُردو ادب کے بدلتے رجحانات	2
25-31	حیدرآباد میں اُردو تحقیق	3
32-50	حیدرآباد کے تحقیقی انجمنیں و ادارے	4
51-67	ادبی تحقیق کے فروغ میں رسائل کا حصہ	5
68-98	حیدرآباد کی جامعات کے شعبہ اُردو میں تحقیق	6
99-123	حیدرآباد کے اہم محققین	7
124-125	اختتامیہ	8
126-133	کتابیات	9

## اختتامیہ

جہاں ادبی تاریخیں مرتب ہوئیں وہیں ادبی شخصیتوں کو بھی موضوع تحقیق بنایا گیا۔ حیدرآباد کے محققین نے بے شمار ادبی شخصیتوں کو پردہ گمنامی سے نکالا اور انہیں ادب میں ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید بنا ڈالا۔ حیدرآباد میں ابتداء ہی سے صوفیائے اکرام اور شعراء وادیوں نے علمی و ادبی خدمات کی ایک نظیر قائم کی تھی۔ لیکن گردشِ وقت نے ان ہستیوں کے نقش کو دھندلا کر رکھ دیا تھا۔

حیدرآباد کے محققین نے پردہِ خفا میں چھپے ادیبوں، شاعروں اور صوفیائے اکرام کو پھر سے نئی زندگی عطا کی۔ اور ان کے کارناموں کو منظر عام پر لا کر ادب میں ان کا مقام متعین کیا۔

حیدرآباد میں خصوصیت سے دکنی تخلیقات اور دکنی تخلیق کاروں کی تحقیق پر زیادہ توجہ دی گئی۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ صدیوں کا دکن کا وہ قیمتی ادبی سرمایہ عرصہ سے نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ اور تاریخ نے دکن کے عظیم دبستانوں کو فراموش کر کے صرف شمالی ہند کی ادبی کاوشوں کو منظر عام پر لایا تھا۔

حیدرآباد کے محققین نے صرف کلاسیکی شعراء وادیوں کو ہی موضوع تحقیق نہیں بنایا۔ بلکہ جدید شعراء وادیوں کی زندگی اور ان کے کارناموں پر بھی تحقیقی و تنقیدی مقالات و کتابیں اس بات کا اعتراف ہیں کہ علاقائی عصبيت سے پاک تحقیقی کارنامے حیدرآباد کی پہچان رہے ہیں۔

تحقیق کا سب سے اہم شعبہ تدوینِ متن کی شروعات اسی سرزمینِ ادب پر ہوئی۔ تدوین کا پہلا کارنامہ (تذکرہ گلشنِ ہند۔ مرتبہ۔ مولانا شبلی) حیدرآباد میں ہی انجام پایا۔ اس ابتدائی کارنامے کے بعد یہاں ترتیب و تدوینِ متن کے اتنے کام انجام پائے کہ ایک تاریخ بن گئی اور اس تاریخ کے مطالعہ میں یہ بات واضح ہوئی کہ یہ فن اپنے ابتدائی مدارج سے ترقی پاتے ہوئے ارتقاء کی کئی منزلیں طے کرتا ہوا بامِ عروج کو پہنچا۔ مجموعی طور پر حیدرآباد کے محققین نے اپنی تحقیقات سے اُردو ادب کی تاریخ میں صدیوں کا اضافہ کیا۔ بلکہ اپنی کاوشوں سے اس سرمایہ کو گنج ہائے گراں مایہ بنا دیا۔ دکن کی مکمل تہذیب اور ثقافتی دور کو ایک نئی حیات دے کر سرزمینِ دکن کی عظمتِ رفتہ کو بے نقاب کیا۔ اور یہاں کے عظیم ادبی شہ پاروں کو منظر عام پر لا کر قدیم اُردو زبان کی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کیا۔ قدیم شاعروں وادیوں کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ نہ صرف قدیم بلکہ جدید ادب کی جانچ پرکھ میں بھی اپنی پوری کوششیں بروئے کار لا کر اُردو زبان کی ہر سطح اور ہر محاز پر

خدمت کرنے کی ایسی مثالیں قائم کیں۔ جس کی نظیر تاریخ ادب میں کم ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ حیدرآباد کے محققین میں بشیر محققین ایسے رہے جن کی زندگی زبان و ادب کی تحقیق اور نشر و اشاعت کے لئے وقف ہو گئی تھی۔ خصوصاً نئی نسل میں ادب کا ذوق، تحقیق کی لگن اور اپنے ادبی ورثہ کی عظمت پیدا کرنے میں ان محققین کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ تحقیق ایک محتاط اور مسلسل تلاش اور جستجو کا نام ہے۔ جس میں موجود اور معلوماتی حقائق کی تصدیق اور مزید صداقتوں کی کھوج مضمحل ہے۔ اس سے علم و فن کی نئی راہیں دریافت ہوتی ہیں۔ جن کی روشنی میں نتائج یا نظریات پیش کئے جاسکتے ہیں۔ یا پھر نئے دریافت شدہ حقائق کی روشنی میں ان پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے۔

تحقیق کے مشکل فن کو حیدرآباد کے محققین نے بڑی ریاضت، مشقت اور دیدہ ریزی سے اپنایا۔ اور اپنے متوازن تنقیدی شعور کے ساتھ تحقیق و تنقید کا بھرپور حق ادا کیا۔ حیدرآباد میں انجام پائے ادبی تحقیقی کارنامے نہ صرف اردو زبان کی تاریخ میں اہم و منفرد مقام رکھتے ہیں۔ بلکہ ادبی تحقیق کی تاریخ کے اہم سنگ میل قرار دیئے جاتے ہیں۔

